بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۵ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۱۱ شوال ۱۳۸۳ ھ ۲۵ فروری ۱۹۶۴ء	نمبر ۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۴ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی اور ضعف بھی رہا۔ کل بھی دوپہر تک بے چینی رہی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۴ فروری بوقت ۶½ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"رات کچھ بے چینی رہی اور نیند وقفہ وقفہ سے آئی۔ ویسے تو طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے

دعا کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اور اعمال پر نظر کرے اور اپنی تمام طاقتوں کو بروئے کار لائے

"ایاک نعبد و ایاک نستعین ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی امداد چاہتے ہیں۔ ایاک نستعین پر ایاک نعبد کو تقدم اس لئے ہے کہ انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لیکر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانونِ قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے۔ مثلاً کوئی اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی! اس کھیت کو ہرا بھرا کر اور پھل پھول لا تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اسی کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں جس سے منع کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ خدا کو مت آزماؤ۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے مائدہ مانگنے کے قصہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے اس پر غور کرو اور سوچو۔ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اور اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۳ وصفحہ ۱۲۴)

انفرادی ذمہ داری کا احساس اور اس کی بے اندازہ اہمیت

مجلس خدام الاحمدیہ برکات بلاک کے اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

ربوہ — مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۶۴ء کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ برکات بلاک کے اجتماع میں خدام کو افتتاحی خطاب سے نوازتے ہوئے دنیا میں توحید کے قیام اور غلبہ اسلام سے متعلق ہر فرد جماعت کی انفرادی ذمہ داری اور اس کی بے اندازہ اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا جب تک ہم میں سے ہر شخص اپنی ذاتی ذمہ داری کو کماحقہ محسوس نہیں کرے گا اور یہ سمجھ کر اپنے فرائض کو بجا نہیں لائے گا کہ اسلام اور احمدیت کا مستقبل مجھ پر ہی ہے، اس وقت تک ہم جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد اور اس کی علت غائی کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے۔

برکات بلاک کا یہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۶۴ء کو ۲½ بجے بعد دوپہر شروع ہوا تھا۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اہلِ ربوہ کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

آپ سب کو معلوم ہوگا کہ سرکاری طور پر ۲۱ تا ۲۷ فروری ہفتہ شجر کاری منایا جا رہا ہے۔ جب استطاعت ہر سمجھدار پاکستانی اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی سعی کر رہا ہوگا مگر ربوہ جیسی نئی بستی مقتضی ہے کہ یہاں رہائش کی توفیق پانے والا ہر فرد اس طرف غیر معمولی توجہ فرمائے۔ تا ربوہ کا کوئی گھر یا کسی گھر کے قریب کا راستہ یا سڑک ایسی نہ رہے جہاں نئے پھل یا سایہ دار درخت نہ لگ جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مبلغ امریکہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب آج شام ربوہ تشریف لا رہے ہیں

ربوہ ۲۴ فروری۔ مبلغ امریکہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب آج شام ۶½ بجے بذریعہ بس ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ احباب جماعت مقررہ وقت پر لاریوں کے اڈہ پر پہنچ کر آپ کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۴ء

جب انسان بھٹک جاتا ہے تو وقت کا تقاضہ کیا ہوتا ہے؟

(۴)

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃٌ للعالمین اور خاتم النبیین ہیں۔ تمام افضال رسالت آپ پر اختتام پذیر ہو چکے ہیں جہاں تک آسمانی ہدایت کا تعلق ہے اب کامل ہدایت آپ کے ذریعہ آچکی ہے اللہ تعالےٰ نے اس ہدایت کو قرآن کریم کی صورت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے لیکن کوئی ہدایت اس وقت تک مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتی جب تک اس پر عمل کر کے دکھانیوالا نمونہ موجود نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کامل ہدایت کے ساتھ ساتھ کامل نمونہ بھی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نازل فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ سنت اور احادیث آپ کے اسوہ حسنہ کو محفوظ رکھنے کا ایک اہم ترین حصہ ہے تاہم احادیث صرف بیان تک محدود ہیں البتہ سنت تواتر کے ذریعہ ہم تک پہنچتی ہے۔

ایک ذرا سے غور سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جہاں تک حفاظت کا تعلق ہے ان دونوں آخرالذکر چیزوں کی حفاظت اس وقت تک نامکمل رہتی ہے جب تک اللہ تعالےٰ ایسے انسان نہ پیدا کرے جو ان غلطیوں اور کوتاہیوں کو اپنے نمونہ سے دور نہ کرتے رہیں۔ ایسے نمونے بھی وہی بھیجتا ہے جس نے سب سے پہلا اسوہ حسنہ نازل فرمایا ہے۔ اور جہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انّا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہٗ لحافظون اس میں یہ امر بھی شامل ہے کہ اللہ تعالےٰ مجددین کو مبعوث کرتا رہے گا جو آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کے مطابق قرآن اور سنت کا صحیح نمونہ اپنے اعمال کے ذریعہ ہمارے سامنے رکھتے رہیں گے۔ دراصل یہاں بھی اصولاً وہی قانون نافذ ہوتا ہے جو ترسیل انبیاء علیہم کا اصول ہے۔ اگرچہ اس کی صورت قدرے بدل جاتی ہے۔ حدیث مجددین کا یہی مطلب ہے کہ بعد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے انسان اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے رہیں گے جو قرآن و سنت پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے عمل کر کے وہی نمونہ ہمارے سامنے رکھتے رہیں گے۔ اب کسی مزید ہدایت کی یا کسی نئے نمونہ کی ضرورت نہیں تاہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کامل نمونہ کے اعادہ کی ضرورت بہرصورت باقی رہتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تمام مجددین اور صلحاء نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ اگرچہ نبوت کے تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اختتام پذیر ہو چکے ہیں لیکن آپ کے نمونہ پر ایسے لوگ مبعوث ہو سکتے ہیں اور ضروری ہیں کہ مبعوث ہوں جو قرآن کریم کی تعلیمات کو آپ کے اسوہ حسنہ کی صورت میں بطور نمونہ دنیا کے سامنے رکھتے رہیں اور جن کو حسب حال نبوت کی قوتیں عطا ہوتی رہیں۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی نے جو یہ فرمایا ہے کہ مقام نبوت باقی ہے اس کے یہی معنی ہیں۔ اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہی ہے کہ یہ جو جناب متین فکری نے فرمایا ہے کہ

"اب وقت پوری شدت سے
مطالبہ کر رہا ہے کہ اللہ والوں
کا کوئی ایسا ٹولہ ابھرے اور اس
کوتاہی کی تلافی کرے جس کے
سبب دنیا اس انجام سے دوچار
ہوئی ہے۔" (ایضاً)

یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کو مبعوث کرے جو اللہ والوں کا ایسا ٹولہ تیار کرے اسی طرح جس طرح ہر نبی اپنے اپنے وقت میں اللہ والوں کا ٹولہ تیار کرتا رہا ہے۔ اور جس طرح صحابہ کرامؓ کے ٹولہ کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیار کیا تھا۔

یہ کوئی محض منطقی نتیجہ نہیں ہے بلکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبردست پیشگوئیاں اس بارے میں موجود ہیں اور وہ امام آخرالزمان جس کو الامام المہدی اور مسیح موعود بھی کہا گیا ہے وہی اللہ والوں کا ایسا ٹولہ تیار کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا یہی دعوےٰ ہے کہ وہی وہ موعود ہیں جس کے متعلق یہ پیشگوئیاں کی گئی ہیں اور جماعت احمدیہ اللہ والوں کا وہی ٹولہ ہے جو اسلام کو از سرِ نو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔

یہ کوئی نرا دعوےٰ ہی نہیں ہے بلکہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ جماعت احمدیہ اس وقت ایک ایسی جماعت ہے جو بغیر کسی تذبذب کے اللہ تعالےٰ کے کام میں مصروف ہے اور اس نے اب تک جو کام کیا ہے وہ اس بات کا ضامن ہے کہ وہی یہ کام سرانجام دے گی جسکی دردمند مسلمانوں کو خواہش ہے۔

آج انسان کی جو عالمگیر بیماری ہے وہ وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کو مرور زمانہ سے اکثر لگتی آئی ہے۔ یعنی یہ کہ اب اس کے بعد اللہ تعالےٰ کسی کو نہیں بھیجے گا۔ چنانچہ یہ بیماری تمام اقوام کو لگتی رہی ہے۔ ہندوؤں کو بھی یہی بیماری لگی ہوئی ہے جنہوں نے کہا کہ ویدوں کے رشیوں کے بعد اللہ تعالےٰ کسی سے ہمکلام نہیں ہوا۔ تاہم یہاں انبیاء علیہم السلام پیدا ہوتے رہے ہیں مثلاً کرشن علیہ السلام جنہوں نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ ہادی بھیجتا ہے۔ اگرچہ آپ کے اس قول کی صورت بدل گئی ہے اسی طرح بنی اسرائیل سمجھتے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا یہی خیال ہو گیا حالانکہ دوسری طرف ان کو ایک مسیح کی آمد کی خبر دی گئی تھی جس کا آج تک بنی اسرائیل انتظار کر رہے ہیں۔

سیدنا مسیح علیہ السلام ناصری کی صورت میں وہ مسیح آچکا ہے۔ اب مسیحیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی دوسرا نہیں آسکتا۔ موجودہ عیسائیت کے رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو خدا تعالےٰ خود یا اس کا بیٹا ٹھہرتے ہیں جو سب سے آخر میں آیا۔

الغرض یہ ایک بیماری ہے جو ہر وقت لگتی آئی ہے اور دراصل یہی بیماری ہے جو اقوام کو اللہ تعالےٰ کی راہ سے دور پھینک دیتی ہے اور وہ خرافات میں مصروف ہو جاتی رہی ہیں۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر بڑی وضاحت سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت کفار کہتے تھے کہ

لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولا

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اسی طرح سورہ جنّ میں کافر جنوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ بھی کہتے تھے کہ لن یبعث اللّٰہ احدا یعنی اللہ تعالےٰ نے کسی کو مبعوث نہیں کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان مرور زمانہ کے ساتھ گمراہ ہونے لگتا ہے اور دنیا اسکے دل و دماغ پر غالب آجاتی ہے اور بجائے اللہ تعالےٰ کی تعلیمات کے وہ اپنی عقل پر نازاں ہونے لگتا ہے۔ یہی اس علت کی جڑ ہے متین فکری صاحب نے بھی اپنے مقالہ میں اسی سلسلہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر چونکہ شریعت کامل ہو چکی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے صاف صاف بتا دیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ یعنی دین (باقی صفحہ پر)

ڈالنے حق کی دھوم آئے ہیں

وہ خلاؤں میں جھوم آئے ہیں
عرش کو ہم بھی چوم آئے ہیں

لیلۃ القدر میں ملائک و روح
کر کے کیا کیا ہجوم آئے ہیں

من و سلویٰ سے پھر گیا کیوں منہ
یا دقِثّا و فوم آئے ہیں؟

میری کٹیا کے جگمگانے کو
مہر و ماہ و نجوم آئے ہیں

پہلے آتے ہیں صدق اور خلوص
پھر رواج و رسوم آئے ہیں

اللہ کے گدڑی پوش کچھ درویش
ڈالنے حق کی دھوم آئے ہیں

ہم بھی تنویر ان کی گلیوں میں
جا کے سو بار گھوم آئے ہیں

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مساعی

گرجاؤں اور یونیورسٹیوں میں تقاریر۔ لٹریچر کی وسیع تقسیم

۱۰ افراد کا قبول اسلام

امریکہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ از یکم اکتوبر تا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء

از مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ واشنگٹن امریکہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

حلقہ پٹس برگ

اس حلقہ میں مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی کام کر رہے ہیں۔ جو اس وقت سارے امریکی مشنوں کے انچارج ہیں۔ عرصہ دوران رپورٹ آپ نے ۱۲۰۰ کے قریب اشتہارات شہر میں مختلف جگہوں میں تقسیم کئے۔ جس ہوٹل میں آپ مقیم تھے اس میں آنے والے مہمانوں سے اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ آپ ان کو لٹریچر بھی مزید مطالعہ کے لئے دیتے رہے اس ہوٹل کے مالکان میں سے ایک حصہ دار ایک بنگالی مسلمان بھی ہیں۔ اس بنگالی دوست نے خان صاحب کو اپنے کئی دوستوں سے روشناس کرایا جس کی وجہ سے تبلیغ کا حلقہ وسیع ہو گیا۔ یہ بنگالی دوست اگرچہ احمدی نہیں ہے۔ مگر احمدی مبلغین کے کام ان کی اسلامی خدمت کی بڑی قدر کرتا ہے۔ کئی سال سے پٹس برگ میں وہ رہ رہا ہے۔ اور جتنے مبلغ پٹس برگ میں رہ چکے ہیں سب سے وہ ذاتی طور پر متعارف ہے۔ اور سب کو ملتا رہا ہے۔ اور نہایت حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ خان صاحب کے وطنی ہونے کی وجہ سے اس نے ان کو اپنے ہوٹل میں ہی رکھ لیا۔ اور بڑی عزت سے پیش آیا۔ خود کوشش کر کے اس نے خان صاحب کے لئے تبلیغ کے لئے بہت سے مواقع مہیا کئے۔

آپ دوسرے مشنوں میں بھی وہاں کے احباب کی تربیت اور نگرانی کے لئے تشریف لے گئے۔۔ احباب نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو خان صاحب سے متعارف کرایا جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خان صاحب نے کئی ایک نئے احباب کو اسلام سے روشناس کرایا۔ اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ینگس ٹاؤن میں آپ کا انٹرویو ایک مقامی اخبار کے رپورٹر نے بھی لیا۔ اسی طرح جب آپ ڈیٹرائٹ تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے دو مقامی اخباروں کے رپورٹروں نے آپ کا انٹرویو لیا۔ اور اس انٹرویو کو مع تصویر اخباروں میں شائع کیا۔

پٹس برگ کے ایک پبلک ہائی سکول میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے استادوں اور پرنسپل سے آپ کی ملاقات ہوئی جنہوں نے آپ کو سکول کی تعلیمی سرگرمیوں سے متعارف کرایا۔ آپ کو طلباء کو خطاب کرنے کا موقعہ بھی میسر آیا۔

بعض چیدہ چیدہ افسران سے آپ نے ملاقات کی۔ پٹس برگ کے بورڈ آف ایجوکیشن کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پٹس برگ یونیورسٹی کے غیر ملکی طلباء کے نگران سے ملاقات کر کے آپ نے ان کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ڈیٹرائٹ میں آپ ایک مقامی احمدی کے ساتھ مقامی کورٹ میں اس دوست کے نام کی تبدیلی کے لئے گواہ کے طور پر اس کے ساتھ گئے وہاں Probate Judge سے ملاقات ہوئی۔ نہ صرف یہ کہ خان صاحب نے اس کو تبلیغ کی۔ بلکہ اس وقت کورٹ میں جتنے افراد جمع تھے سب کے سامنے خان صاحب نے اسلام اور احمدیت پر لیکچر دیا جس سے سب دوست محظوظ ہوئے۔ Probate Judge نے ذاتی طور پر خان صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح دوسرے حاضرین بھی بہت محظوظ ہوئے اور شکریہ ادا کیا۔

آپ نے پٹس برگ میں دو چرچوں میں لیکچر دیئے۔ دونوں لیکچروں کے بعد آپ سے سوالات کئے گئے۔ جن کے نہایت مدلل جوابات آپ نے دیئے۔ مقامی مشن کے ہفتہ وار اجلاسات میں آپ شرکت کر کے مقامی ممبران کی تعلیم و تربیت کی جدوجہد کرتے رہے۔ جمعہ کے خطبات میں اسلامی مسائل پر روشنی ڈالتے رہے۔

حلقہ واشنگٹن

عرصہ زیر رپورٹ میں اس حلقہ میں تبلیغی جدوجہد کامیابی سے جاری رہی۔ خاکسار نے اور واشنگٹن مشن کے بعض ممبران نے متواتر شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر اشتہارات تقسیم کئے۔ تقسیم کے دوران میں کئی ایک افراد سے اسلام اور عیسائیت پر تفصیلی گفتگو کا بھی موقعہ ملا۔ ان افراد میں ہر طبقے کے افراد شامل تھے۔ ان اشتہاروں کے پڑھنے کے بعد کئی ایک اصحاب مشن ہاؤس میں مزید معلومات کے لئے آئے جن سے اسلام اور عیسائیت کے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ جاتی دفعہ ان سب کو مزید مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا اور کئی ایک نے بڑے شوق سے لٹریچر خریدا۔

لٹریچر کی دستی تقسیم کے علاوہ مختلف شہروں سے بھی لٹریچر کی مانگ آتی رہی جو پوری کی جاتی رہی۔ ریاست ورجینیا کی لوکل یونیورسٹی کے مذہبیات کے ایک پروفیسر کی درخواست پر ان کو اسلام اور احمدیت پر لٹریچر بھجوایا گیا۔ اسی طرح ریاست انڈیانا کی ایک یونیورسٹی سے لٹریچر کی مانگ آئی وہاں بھی بھجوایا گیا۔

اسی ریاست کی ایک اور یونیورسٹی جو Bloomington میں واقع ہے ہمارے ایک پاکستانی احمدی دوست قاضی محمد برکت اللہ صاحب تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تبلیغ میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کی اس جدوجہد کے نتیجہ میں اس یونیورسٹی کے تقریباً ۵۰ طلباء کو لٹریچر بھجوایا گیا جن میں امریکن اور غیر ملکی طلباء شامل ہیں۔ قاضی صاحب کا خط بھی بعد میں موصول ہوا کہ کئی طلباء نے ان سے مل کر لٹریچر وصول کرنے پر شکریہ ادا کیا اور اسلام کو موجودہ زمانے کے حالات کے مطابق پیش کر کے احمدیت جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ اس کو سراہا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ اسی طرح مختلف کالجوں اور سکولوں سے طلباء کے خطوط آتے رہے۔ جن کو لٹریچر بھجوایا جاتا رہا۔

اسلام کے متعلق تعلیم یافتہ طبقے میں دلچسپی کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کئی ایک یونیورسٹیوں کالجوں اور سکولوں کے طلباء مذہبیات کے کورس کے دوران میں جب اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو اسلام پر مضامین لکھنے کے لئے ہم سے لٹریچر طلب کرتے ہیں عرصہ دوران رپورٹ میں Massachusettes State کی ایک کالج کی طالبہ نے جو گریجوایٹ سٹڈی میں مشغول ہے لکھا کہ وہ اسلام پر مضمون لکھنا چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے وہ ریسرچ کر رہی ہے۔ لہٰذا لٹریچر بھجوایا جائے۔ چنانچہ اسے لٹریچر بھجوایا گیا۔ اسی طرح واشنگٹن کے ہائی سکول کے ایک طالب علم کا خط موصول ہوا کہ وہ اپنی کلاس میں مذہبیات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ اس کو اسلام سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس نے سکول کے لئے ایک مضمون اسلام پر لکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے اس نے ہم سے لٹریچر مانگا۔ جو اس کو بھجوایا گیا۔

واشنگٹن میں امریکن یونیورسٹی کے Ph.D. کا طالب علم مشن ہاؤس میں آیا۔ وہ اسلام پر اپنا Th (?) لکھ رہا ہے جس میں وہ احمدیت پر بھی ایک باب لکھے گا اس ضمن میں احمدیت پر معلومات حاصل کرنے کے لئے وہ مشن میں آیا۔ جس سے لمبا عرصہ گفتگو ہوتی۔ اور وہ کئی ایک کتب برائے مطالعہ لے گیا۔ اور ابھی تک اس مطالعہ میں مشغول ہے۔

عرصہ دوران رپورٹ میں چالیس کے قریب افراد واشنگٹن مشن ہاؤس میں اسلام پر معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ ان میں تھیوسافیکل سوسائٹی کی دو عورتیں بھی شامل تھیں۔ جن سے مختلف مذاہب اور اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بحث ہوتی رہی۔

ریاست ورجینیا کا ایک شہر Fredericksburgh کے لڑکیوں کے کالج سے ۲۰ طالبات پر مشتمل ایک گروپ اپنے کالج کے پروفیسر کی سرکردگی میں مشن ہاؤس میں آیا۔ اس گروپ کے سامنے اسلام پر تقریر کی گئی۔ اور مختلف مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ طالبات نے بڑی دلچسپی لی۔ تقریر کے اختتام پر بہت سے سوالات ہوئے جن کے جوابات دیئے گئے ان سب طالبات کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

اسی طرح ریاست ورجینیا کے ایک شہر Kensington سے مقامی چرچ میں سے دس طلباء پر مشتمل ایک گروپ بمعہ پادری صاحب مشن ہاؤس میں آیا۔ اس گروپ کے سامنے بھی خاکسار نے اسلام اور احمدیت پر تقریر کی۔ طلباء تقریر کے بعد کئی سوالات کرتے رہے۔

جن کے جوابات دئے جاتے رہے۔ وفات مسیح پر بھی کئی ایک سوال ہوئے مگر جو پادری صاحب طلباء کے ساتھ آئے تھے وہ خاموش بیٹھے سنتے رہے انہوں نے کوئی سوال نہ کیا حالانکہ میں نے ان سے درخواست بھی کی۔ واپسی پر ان طلباء اور پادری صاحب کو لٹریچر دیا گیا۔

مختلف چرچوں میں تقاریر کر کے اسلام کا پیغام پہنچانا بھی تبلیغ کا ایک بڑا موثر ذریعہ ہے۔ عرصہ دوران رپورٹ خاکسار کو واشنگٹن کے ایک مقامی یونیٹیرین چرچ میں تقریباً ۱۵۰ افراد کے سامنے تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح واشنگٹن کے ساتھ ملتی ہوئی ریاست ورجینیا کے ایک شہر Mcclean کے ایک میتھوڈسٹ چرچ میں خاکسار کو دو تقریریں کرنے کا موقع ملا۔ پہلی تقریر کے بعد ممبران نے خواہش ظاہر کی کہ وہ اسلام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وہ دوسرے دوستوں کو بھی مدعو کریں گے جو پہلی تقریر میں نہیں آسکے تھے اس لئے مجھے ایک اور تقریر کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی چرچ میں خاکسار نے دوسری تقریر بھی کی۔ ان دونوں تقاریر کا اچھا اثر ہوا۔ بہت سا وقت سوالات اور جوابات کے لئے دیا گیا۔ تقریروں کے بعد کئی ایک احباب نے کہا کہ اسلام کے بارے میں ان کے دل میں کئی ایک غلط فہمیاں تھیں جو ان دو تقریروں سے دور ہو گئیں۔

عرصہ دوران رپورٹ خاکسار نے مقامی دو یونیورسٹیوں کے چیدہ چیدہ پروفیسران کو دس خطوط لکھے اور لٹریچر بھی ارسال کیا۔

اس عرصہ میں خوش قسمتی سے محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بھی دو تین دن کے لئے واشنگٹن تشریف لائے۔ آپ مشن ہاؤس میں بھی آئے اور مختلف امور کے متعلق قیمتی ہدایات دیں۔ ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک خاص اجلاس بلایا گیا۔ اس اجلاس میں تقریباً دو گھنٹے چوہدری صاحب موصوف نے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں چند غیر مسلم اور غانا سے آیا ہوا ایک احمدی طالب علم بھی تھا۔ یہ طالب علم ایک مقامی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے چوہدری صاحب کے اس خطاب سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

حلقہ ڈیٹن

مکرمی میجر عبدالحمید صاحب اس حلقہ میں مصروف کار ہیں۔ عرصہ دوران رپورٹ ایک خاص تبلیغی خط تیار کر کے پانچ سو مختلف چرچوں میں آپ نے بھجوایا۔ اس کے بعد میجر صاحب کو ایک چرچ میں تقریر کی دعوت ملی اور آپ وہاں تشریف لے گئے اور آپ نے تقریر کی۔ ایک دوسرے چرچ میں بھی آپ کو مدعو کیا گیا جہاں پہ آپ نے اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کیا اور بائیبل سے حوالے دے کر اسلام کی صداقت اور حضرت مسیح کی وفات کو ثابت کیا۔ یہ بحث کافی عرصہ جاری رہی۔ اس بحث کے دوران کالج کی ایک گریجوایٹ طالبہ نے وعدہ کیا کہ وہ ایک گروپ لے کر اسلام پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد آئے گی۔ چنانچہ بعد میں یہ لڑکی گروپ لے کر آئی اور کئی گھنٹے اسلام اور عیسائیت کے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی جس کی وجہ سے گروپ کے بہت سے مزید ممبر اسلام میں دلچسپی لینے لگ گئے اور اب اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

اسی طرح ڈیٹن کی مسجد میں ایک مقامی یونیورسٹی کے طلباء پر مشتمل ایک گروپ آیا۔ ان طلباء کے سامنے تقریر کی اور میجر صاحب نے اسلام کی صداقت از روئے بائیبل بیان کی۔ تقریر کے بعد بحث شروع ہوئی جس میں طلباء اور پروفیسرز دونوں نے پورا حصہ لیا۔ جاتی دفعہ اس پروفیسر نے میجر صاحب کو یونیورسٹی میں تقریر کرنے کی دعوت دی۔

یونیورسٹی کا ایک اور طالب علم بھی اسلام میں دلچسپی لے رہا ہے۔ میجر صاحب اور اس طالب علم کے درمیان تبلیغی خط و کتابت جاری ہے۔ اسی طرح مقامی طور پر ایک تجارت پیشہ فیملی اسلام میں دلچسپی لے رہی ہے۔ یہ فیملی اسلام کا مطالعہ کر رہی ہے اور اسلام کے بارے میں بہت اچھا اثر لے رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو کھول دے اور صداقت کو ظاہر کر دے۔

ڈیٹن کے نزدیک ۱۰۰ میل کے فاصلے پر کاوِنگٹن میں ہمارے ایک مخلص احمدی دوست ڈاکٹر عزیز احمد صاحب ایک مقامی ہسپتال میں ٹریننگ لے رہے ہیں وہ اپنے فرصت کے اوقات میں تبلیغ میں کافی حصہ لیتے ہیں اور قریباً کئی سو ڈالر کا لٹریچر خرید کر دلچسپی لینے والوں میں مفت تقسیم کر چکے ہیں۔ میجر صاحب ان کو لٹریچر بھجواتے رہتے ہیں۔ انہوں نے خاکسار کو بھی لکھا کہ میں جتنا لٹریچر ان کو بھجوا سکتا ہوں بھجوا دوں وہ قیمت ادا کر دیں گے۔ اور یہ سارا لٹریچر وہ مفت تقسیم کرتے ہیں۔ انہوں نے میجر صاحب کو بھی کئی دفعہ کاوِنگٹن میں مدعو کیا ہے اور زیر تبلیغ احباب سے ملاقات کرائی ہے۔ اسی شہر میں ایک غیر احمدی دوست اظہر علی صاحب ہیں جو تجارت کرتے ہیں۔ گو وہ احمدی نہیں ہیں مگر جماعت احمدیہ کے تبلیغی کام سے بڑے متاثر ہیں۔ وہ بھی بعض کتب خرید کر غیر مسلموں میں مفت تقسیم کر رہے ہیں۔

مشن میں مقامی جماعت کی تعلیمی اور تربیتی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اجلاس باقاعدگی سے ہر ہفتہ ہوتے ہیں۔ جن میں قرآن کریم، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ پر درس دیا جاتا ہے۔ جمعہ کی نمازمیں خطبات کے ذریعے بھی ممبران کی تربیت کی جاتی ہے۔

غرضیکہ ہر رنگ میں میجر صاحب موصوف پوری تندہی سے مصروف ہیں اور بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔

واشنگٹن۔ پٹس برگ۔ ڈیٹرائٹ۔ فلاڈلفیا اور باسٹن میں بعض افراد نے اسلام قبول کیا جن کی کل تعداد ۱۰ بنتی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور مبلغین کے کام میں سہولت اور کامیابی کے لئے درد دل سے دعا کرتے رہیں۔

سید جواد علی

لیڈر (بقیہ ۲)

مکمل طور پر آچکا ہے اس میں اب زیر و زبر کی تبدیلی کی یا اس پر اضافہ کی ضرورت نہیں تاہم شریعت پر آنحضرت صلعم کے نمونہ پر عمل کر کے دکھانے کی ہر وقت ضرورت ہے اور یہ کام بھی حفاظت ذکر میں بدرجہ اولیٰ شامل ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے انسان مبعوث کرے جو یہ کام سرانجام دیں۔ چنانچہ مجددین اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ یہ لوگ آکر اپنے اپنے وقت کی ضرورت کے مطابق تجدید و احیائے دین کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ آج جبکہ تمام دنیا ایک خاندان کی صورت اختیار کر گئی ہے اور اسی نسبت سے گمراہی کی گھٹائیں بھی عالمگیر صورت اختیار کر گئی ہیں ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے انسان کو مبعوث کرتا جو

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

کا اعلان کرتا۔ جو اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کو اللہ تعالیٰ کے متعلق حق الیقین کے درجہ کا ایمان عطا کرتا ہے اسی طرح جس طرح صحابہ کرام کو حاصل ہوا تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے پر سلطنت ایسے لوگوں کی ہے جو سچے اور کامل خدا سے بالکل بے خبر ہیں۔ دنیاوی امور میں اس قدر مصروفیت ہے کہ دین سے بالکل غافل رہے اور وہی فلسفہ کا زور۔ اس لئے دہریت ان میں آگئی۔ اب ہمارا بڑا کام یہ ہے کہ نئے سر سے بنیاد ڈالیں اور انکو دکھا دیں کہ خدا ہے۔ (ملفوظات حصہ ششم صفحہ ۲۳۱)

الفضل کی قدر وقیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے" (الفضل ۲۰ر مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا اظہر احمد صاحب مطلع فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائی کیپٹن شہزاد احمد خان صاحب کو مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۶۴ء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی ترقیات سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

رشتہ ناطہ میں تقویٰ بہرحال مقدم ہونا چاہیئے

(مکرم کبیرالدین صاحب صدیقی کراچی)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللّٰہ والیوم الاٰخر۔

یعنی یقیناً آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ان لوگوں کے لئے ہر قسم کا بہترین نمونہ اتباع موجود ہے جو اللہ تعالےٰ اور یوم آخر پر یقین رکھتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مطہر زندگی صالح اعمال کا ایک بحر بیکراں ہے جس میں ہمارے لئے ایک زریں نمونہ یہ بھی ہے کہ آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم کی اتباع میں گیارہ شادیوں کی ذمہ داری قبول فرمائی حالانکہ آپ کا گھر بعد درجہ تنگیٔ احوال اور فقر و احتیاج کا مسکن تھا اس طرح آپ ان لوگوں کے لئے خاص طور پر نمونہ کامل ہیں جو دانستہ یا نادانستہ طور پر تجرد کی طرف راغب ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا معیار زندگی اتنا بلند نہیں کہ وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو سکیں حالانکہ انھیں غور فرمانا چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معیار زندگی تو یہ تھا کہ آپ ہمیشہ اپنی غربت پر ناز فرمایا کرتے تھے۔ اور یہی عملی رنگ آپ نے صحابہ کرام میں پیدا فرمایا۔

ایک صحابی جن کے پاس شادی کے لئے جب کچھ نہ نکلا تو آپ نے قرآن شریف کی چند آیتیں سن کر ہی تقریب شادی ادا فرمادی تاکہ یہ نمونہ قائم ہو جائے کہ عدم مال عدم شادی کا جواز پیدا نہیں کر سکتا اس لئے شادی بہر صورت اپنے وقت میں ہونی ضروری اور لابدی امر ہے اس لئے کثرت اموال اور اعلےٰ تعلیمی معیار وغیرہ شرائط پر قائم رہنا ہرگز مناسب نہیں البتہ تقویٰ کو ہر حالت میں مقدم رکھنا چاہیئے

آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اعلان نکاح پر مقررہ تین تقویٰ والی آیتوں کا پڑھا جانا اسی لئے واجب فرمایا ہے تاکہ انسان کسی حالت میں بھی دائرہ تقویٰ سے باہر نہ نکلے اور تعلیم تقویٰ پہلے سے دل اور زندگی میں پیوست ہوتی چلی جائے آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئٍ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ (بخاری)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر ایک انسان کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملتا ہے جو اس نے ارادہ کیا ہو پس جس شخص کی ہجرت دنیا کی طرف ہو تا وہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو تا وہ اس سے شادی کرے تو اس کی ہجرت اس چیز کے لئے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی یعنی اگر نیت دنیاوی اغراض کو لئے ہوئے ہو تو اس کو صرف دنیاوی فائدہ ہی حاصل ہو سکے گا اگر نیت اللہ تعالےٰ اور اس کے تقویٰ پر ہو تو وہ دنیاوی فائدہ کے علاوہ اجر عظیم سے بھی نوازا جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک

یعنی بیوی کا انتخاب ہمیشہ چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے ۱۔ بعض لوگ مالدار اور متمول بیوی کا انتخاب کرتے ہیں ۲۔ بعض لوگ اچھے اور اعلےٰ حسب و نسب کو دیکھتے ہیں ۳۔ بعض لوگ حسین و جمیل عورت کا انتخاب کرتے ہیں ۴۔ بعض لوگ دیندار اور متقیہ بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔

سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے مرد مومن تو ہمیشہ شادی کے لئے دینداری اور تقویٰ شعاری اور اعلیٰ خلق کو انتخاب میں مقدم رکھ ورنہ تیرے ہاتھ خاک آلودہ رہیں گے اور دینداری اور تقویٰ شعاری سے ہی انسان کا گھرانہ خوشحال اور اولاد کی تربیت اعلیٰ رہے گا جو موجب برکت ہوگا یہی حکم مستورات کے لئے بھی ہے کہ وہ تمام دنیاوی امور کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف تقویٰ اور دینداری کو مقدم کریں گے

جس گھر میں مرد اور عورت دونوں دیندار ہوں گے وہ جنت کا نمونہ ہوگا اور اولاد اسلامی تعلیمات سے مزین ہو کر اعمال صالحہ بجا لائے گی جس کی وجہ سے پورا گھرانہ دائمی جنت کا نمونہ ہوگا۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت اسلامی تعلیمات پر گامزن ہے اس دور میں ہم کو سادگی اختیار کرنے کے لئے بھی اعلےٰ کردار کی ضرورت ہے آج کل فیشن پرستی اور بے پردگی عام ہے اس سے آمدنی اور اخراجات کا توازن بگڑ چکا ہے اس بگڑے ہوئے توازن سے نوجوان طبقہ دو کشمکش کر رہا ہے اور سنت نبوی کی تعمیل کردہ ذمہ داری سے کنارہ کشی کرنا چاہتا ہے ایسی حالت میں سادگی کو خاص طور پر اختیار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ توازن درست ہو سکے اور نوجوان طبقہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے کہ وہ اپنی محدود آمدنی میں بھی اس ذمہ داری کے بوجھ کو بخوبی اٹھا سکتا ہے اس وقت تعلیم یافتہ لڑکیوں کے رشتہ کے بارہ میں ان کے والدین اور سرپرست احباب کو خاص طور سے تقویٰ پر توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کی عدم توجہی کی بناء پر لڑکیوں کا ایک طبقہ عمر رسیدہ ہو رہا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور متمول لڑکوں کے متلاشی ہیں یہ امر تقویٰ کے خلاف ہے۔ ضرورت ہے کہ اس مسئلہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں حل کیا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مستورات کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم شادیاں کرو تا تمہاری نسل بڑھے اور اسلام ترقی کرے مگر ایسی نسل سے کیا فائدہ جو اسلام کے پیاہی نہیں۔ پھر تعلیم جو تم پاتی ہو اس سے تمہارا مقصد نوکری کرنا ہوتا ہے۔ اگر نوکری کرو گی تو بچوں کو کون سنبھالے گا۔ خود انگریزی بری نہیں لیکن نیت بد ہوتی ہے۔ اگر نیت بد ہے تو نتیجہ بھی بد ہوگا۔ جب لڑکیاں زیادہ پڑھ جاتی ہیں تو پھر ان کے لئے رشتے ملنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر لڑکیاں نوکری نہ کریں اور پڑھائی کو صرف پڑھائی کے لئے حاصل کریں اگر ایک میٹرک پاس لڑکی پرائمری پاس لڑکے سے شادی کر لیتی ہے تو ہم قائل ہو جائیں گے کہ اس نے دیانتداری سے تعلیم حاصل کی ہے۔

(الفضل ۲۴ مئی ۱۹۴۴ء)

آیئے اس بات کا ہم سب عہد کریں کہ اس فرمان کو ضرور اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

بالآخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم تقوےٰ کا ایک زریں اقتباس پیش کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم کو اپنی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر سانس اپنے تقوےٰ اور رضا حاصل کرنے میں لگا دینے کی طاقت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الرحمٰن الرحیم۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقوےٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

کشتی نوح

دلوں میں جذبۂ محمود کا گداز نہیں

زمانہ سوز ہوں لیکن زمانہ ساز نہیں
سوائے اس کے مرے عشق کا جواز نہیں

دلوں میں جذبۂ محمود کا گداز نہیں
وگرنہ کونسا ذرّہ ہے جو ایاز نہیں

"بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا"
مگر نگاہ میں باقی وہ سوز و ساز نہیں

فقط وہ بیعت پیر مغاں سے ڈرتے ہیں
جناب شیخ کو مے سے تو احتراز نہیں

وہ جلد باز ہے اظہار عشق میں ورنہ
حریم ناز میں پرویز تو نیاز نہیں

پرویز پرواز

لازمی چندوں کی نوماہی وصولی کا نقشہ

(قسط ۴)

بڑی اور درمیانہ جماعتوں کی طرف سے ۱۳ فروری تک چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی جو وصولی ہوئی ہے۔ اس کی جماعت وار تفصیل قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے۔ باقی تمام چھوٹی جماعتوں کی وصولی کا نقشہ شائع کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ البتہ جن جماعتوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے ان کے نام نیچے درج ہیں۔ ان نقشوں کے شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ تمام احباب کو اپنی اپنی جماعت کی کارگزاری کا علم ہو جائے اور جہاں جہاں کمی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے جماعتیں اپنی کوشش کو تیز کر دیں۔ کیونکہ اب صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ یہ فی صدی وصولی صرف سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں نکالی گئی ہے

اس وقت تک کم از کم پچھتر فیصدی وصولی ہونی چاہیئے تھی۔ لہٰذا ان جماعتوں کے نام جن کی وصولی ۱۸ فروری تک ۷۵ یا اس سے زیادہ یا اس کے نزدیک یعنی کم از کم ساٹھ فی صدی ہے۔ انہیں نظارت بیت المال مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن جماعتوں کی وصولی اس سے کم ہے خصوصاً وہ جماعتیں جن کے نام اس فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ انہیں چندوں کی وصولی کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح جن جماعتوں کے ذمہ پچھلے سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں وہ بقائے بے باق کرنے کے لئے اور بھی زیادہ توجہ اور فکر کی ضرورت ہے۔

لہٰذا خاکسار تمام جماعتوں کے احباب سے خواہ وہ عہدہ دار ہوں یا نہ ہوں یہ درخواست کرتا ہے کہ ان آخری مہینوں میں سب مل کر کوشش کریں کہ سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک ہر جماعت مالی لحاظ سے اپنی ذمہ داری پوری کر دے۔ آمین اللہم آمین (ناظر بیت المال)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
۱	ڈھینڈسہ	۳۵	۳۰۰	۲	چک ۲۰۰	۱۳۹	۱۵۲
۳	ملکوال	۱۲۸	۱۵۱	۴	چک ۲۶۳ جنوبی	۸۵	۱۹۴
۵	چک ۹۳ ڈگابی	۱۶۷	۱۰۷	۶	کلسیاں	۱۶۲	۱۱۰
۷	چک ۵/۳ ایل	۸۹	۱۶۶	۸	چاہ سرداروالا	۱۲۹	۱۲۶
۹	دیپالپور	۱۲۴	۱۱۹	۱۰	چک ۲۶۴ گ ب ٹھٹھہ کالو	۱۱۹	۱۲۰
۱۱	مدجن پور	۱۲۶	۱۱۰	۱۲	کوٹو تارڑ	۱۰۱	۱۲۴
۱۳	ٹنڈو غلام علی	۹۷	۱۳۸	۱۴	چک ۱۲۰ چیلیکے	۱۳۸	۹۴
۱۵	عنایت پور	۹۵	۱۳۵	۱۶	چک ۲۱۲ پی	۸۵	۱۴۴
۱۷	چک ۲۶ احمدآباد	۱۱۷	۱۰۸	۱۸	چک ۲۷ الف کاچیلو	۱۱۷	۱۰۷
۱۹	بھینی منڈا بخش	۱۰۶	۱۱۵	۲۰	دنیاج پور	۱۴۵	۷۵
۲۱	آدم پور	۱۲۰	۱۰۰	۲۲	چک ۲۸۴ گ ب	۱۲۳	۹۴
۲۳	بستی افغاناں	۱۷۲	۵۴	۲۴	چک ۲۴۴ آبادی بیلاں	۱۱۶	۱۰۰
۲۵	راجہ جنگ	۱۰۶	۱۰۷	۲۶	گوٹھ رحمت علی	۱۱۳	۱۰۰
۲۷	شمس آباد	۱۲۸	۸۴	۲۸	اکال گڑھ	۱۰۳	۱۰۸
۲۹	چک ۹۷ گ ب مدمرچ	۱۰۸	۱۰۰	۳۰	پنڈی بھٹیاں	۱۰۲	۱۰۶
۳۱	چک ۲۵۷ ڈبلیو بی	۲۳	۱۸۵	۳۲	بستی بابا جھنڈا	۶۹	۱۳۸
۳۳	لولہ	۱۰۷	۱۲۰	۳۴	گڈیاں کوٹ پدا	۱۰۰	۱۰۶
۳۵	بھلیسر گجرات	۹۷	۱۰۷	۳۶	پنج ہتھ	۷۲	۱۳۲
۳۷	چک ۵۵۴ ٹی ڈی اے	۱۰۰	۱۰۰	۳۸	چک ۲۷۴ گ ب	۱۰۰	۱۰۰
۳۹	چک ۶۴ گ ب کوٹ غلام محمد	۸۷	۱۲۰	۴۰	چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد	۹۸	۱۰۰
۴۱	بھاگووالی	۹۷	۱۰۰	۴۲	۳۶۵ ٹی ڈی اے	۹۷	۹۸
۴۳	چک ۱۲/۵ ایل	۹۶	۹۹	۴۴	کھائی کلاں	۱۱۵	۷۸
۴۵	راؤکے	۹۱	۱۰۰	۴۶	گوٹھ دیہہ مڑاڑہ	۱۱۴	۷۷
۴۷	چک ۳/۵۲ بھیکی	۵۱	۱۳۹	۴۸	گھیلی	۹۰	۹۹
۴۹	چک ۵۴۲ ای بی	۷۶	۱۱۲	۵۰	بھریار روڈ	۹۷	۱۰۰
۵۱	تلونڈی بھنڈراں	۸۳	۱۰۴	۵۲	بن باجوہ	۱۱۵	۷۲
۵۳	اودا بھاگو بھٹی	۴۱	۱۴۴	۵۴	چرناڑی	۸۴	۱۰۱
۵۵	مکیانہ	۱۰۸	۷۷	۵۶	چک ۱۲۱ مراد	۹۲	۹۲
۵۷	چک ۱۶۵	۹۲	۹۱	۵۸	صابو کیڑیار	۸۸	۹۴
۵۹	چک ۶۵ پی	۸۹	۹۱	۶۰	امین آباد	۱۲۸	۵۱
۶۱	چک ۹۱ ج ب دھروڑ	۷۳	۱۰۵	۶۲	کوٹ دیالداس	۷۶	۱۰۱
۶۳	برج مرکس	۹۶	۷۸	۶۴	ثانی چک ۵۲	۶۱	۱۱۳
۶۵	عینووالی	۸۸	۸۵	۶۶	چک ۷۷ ر ب ستیلاں	۸۹	۸۰
۶۷	سعد اللہ پور	۷۷	۹۱	۶۸	مہدی آباد	۷۱	۹۷
۶۹	چک ۵۶۳ گ ب	۳۳	۱۳۳	۷۰	مہدی پور کھوکھووالی	۷۸	۸۸
۷۱	بھاکا بھٹیاں	۷۲	۹۴	۷۲	کوجر	۶۶	۱۰۰
۷۳	بارموسے	۷۰	۹۵	۷۴	بھجلہ	۷۹	۸۶
۷۵	مہلنکے	۸۲	۸۲	۷۶	پنڈی بھیگووال	۶۴	۱۰۰
۷۷	چک ۹ جنوبی	۷۹	۸۵	۷۸	لیلیانی	۶۸	۹۶
۷۹	چک ۲۲۵ پچکانہ	۷۳	۹۱	۸۰	دولووالی	۷۳	۹۱
۸۱	چک ۲۰۳ گ ب	۸۴	۸۰	۸۲	ایل پلاٹ	۶۴	۹۹

(باقی)

امتحانات لجنات اماء اللہ

امسال لجنہ اماء اللہ کا پہلا امتحان لیکچر سیالکوٹ اور دوسرے سیپارہ با ترجمہ کا امتحان اکتیس مئی بروز اتوار صبح آٹھ بجے ہر شہر میں مقامی لجنہ کے زیر انتظام منعقد ہوگا۔ اسی طرح دوسرا امتحان چھ ستمبر ۱۹۶۲ء کو کتاب توضیح المرام اور تیسرے سیپارے با ترجمہ کا امتحان لیا جائیگا انشاء اللہ تمام لجنات امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست جلد از جلد بھیجدیں اور حسب ضرورت کتاب بھی لجنہ سے دفتر لجنہ سے طلب کریں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ——— ربوہ

تربیتی کلاس برائے لجنات

مڈل کے امتحان سے فارغ ہونے والی طالبات کے لئے ربوہ میں یکم مارچ سے ۱۰ مارچ تک تربیتی کلاس کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مڈل کے امتحان سے فارغ شدہ تمام طالبات کا اس کلاس میں شامل ہونا لازمی ہے۔ ہر لڑکی کے پاس کتاب "ہمارا آقا" ہونی چاہیئے۔ یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ — ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ فروری کے صفحہ ۵ پر جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں لڑکے کے نام کے ساتھ ولدیت غلطی سے شائع ہونے سے رہ گئی ہے۔ لڑکے کا نام چوہدری ریاض احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب لائلپور ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ بیمار ہیں اور حالت نازک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے
(ملک سلطان احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ سماعیلہ ضلع گجرات)

۲۔ مخالفت کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ایم خیرالدین چک نمبر ۸ ایم بی ڈاکخانہ خاص

۳۔ میرے والد مکرم مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ تقریباً ۳ ماہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔ پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے آرام ہے۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم ڈی۔ ایم۔ آر۔ ڈی سٹوڈنٹ لندن)

۴۔ برادرم محترم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی کی اہلیہ صاحبہ کو کاربنکل پھوڑا نکل آیا ہے۔ نیز چہرہ پر بھی پھنسیاں اور ورم ہے۔ شوگر کی مقدار بھی کافی آتی ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے محترمہ بھابھی صاحبہ کو کامل شفا عطا فرماوے (مرزا عبدالسمیع سٹیشن ماسٹر سکھانوالہ حال بھلوال پور)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں ۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۷۲۳۷ میں آمنہ بشریٰ زوجہ چوہدری خلیل احمد صاحب

قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ایم ۱۱۰۰ لے اے روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ تفصیل زیورات (۱) کڑے سیٹ وزنی ۱۲ تولے کل قیمت ۱۲۵۰/- روپے (ب) گلو بند سیٹ وزنی سونا ۸ تولے ۹ ماشے کل قیمت ۱۱۸۰/- روپے (ج) گلو بند سیٹ دوہرا سونا ۸ تولے کل قیمت ۹۶۰/- روپے (د) گلگی سیٹ سونا ۲½ تولے کل قیمت ۳۰۰/- روپے (ر) لاکٹ سیٹ سونا ۱½ تولہ قیمت ۱۸۰/- روپے (س) کنٹھی سیٹ سونا ۲¼ تولہ کل قیمت ۲۷۰/- روپے (ص) انگوٹھی سونا ایک عدد ۶ ماشہ کل قیمت ۶۰/- روپے (ل) حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے ۲۵۰۰/- روپے (م) جیب خرچ ۳۰/- روپے ماہوار ملتا ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد اور زیورات اور حق مہر اور جیب خرچ کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور وصیت شدہ کے علاوہ چیز ثابت ہو یا زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں اپنے جیب خرچ کی رقم سے باقاعدہ ۳/- روپے ماہوار ادا کرتی رہوں گی اور آئندہ جو بھی ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ امتہ البشریٰ

گواہ شد۔ غلام احمد ظہور انسپکٹر بیت المال لاہور۔ گواہ شد محمد تقی امیر جماعت احمدیہ بھڑتانوالہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ

گواہ شد خلیل احمد خاوند موصیہ مکان ایم ۱۱۰۰ لے راولپنڈی

نوٹ:- مندرجہ جائداد حق مہر اور جیب خرچ کے ⅒ حصہ کی ذمہ داری میرے ذمہ ہوگی۔ خلیل احمد خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۱۷۲۳۸ میں نیک بی بی زوجہ میاں رحیم بخش صاحب قوم چیمہاں

جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۹ سال بیعت ۲۵۱ ساکن مرالہ ڈاک خانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ نومبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے زیور کوئی نہیں میں مندرجہ بالا جائداد حق مہر کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں یا آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ⅒ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ الامتہ نشان انگوٹھا نیک بی بی موصیہ

۱۔ گواہ شد۔ میاں رحیم بخش بقلم خود موصی ۶۹/۴-۱۵ خاوند موصیہ ساکن مرالہ ضلع سیالکوٹ ۲۔ بقلم خود شاہ محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ موصی ۷۹۵/۴ حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے مندرجہ وصیت کا میرے ذمہ ہے اس کے ⅒ حصہ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ العبد میاں رحیم بخش خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ سخی محمد ساکن مرالہ ۲۔ گواہ شد بقلم خود شاہ محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ۔

مسل نمبر ۱۷۲۳۹ میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری عنایت علی قوم

جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن گوجرہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ستائیس دسمبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے حق مہر مبلغ ۳۲/- ہے بذمہ خاوند واجب الوصول ہے اور تین راس بھینسیں مالیتی ۵۰۰/- ہے اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وفات کے بعد میری جو بھی جائداد ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ مسماۃ خورشید بیگم موصیہ

گواہ شد عنایت علی خاوند موصیہ ساکن گوجرہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (۲) امام الدین اول مدرس گوجرہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۷۲۴۰ میں رسول بی بی زوجہ چوہدری محمود احمد باجوہ

قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت ۳۹-۱۹۳۸ء ساکن موضع کھوکھر اڈالی ڈاک خانہ چاہڑ باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد فی الحال کوئی نہیں زرعی اراضی و مکان وغیرہ) حال العبد رشتہ زیور کنٹھے طلائی وزنی چودہ ماشے اور ایک مشین سلائی سنگر پرانی جو میرے خاوند نے میرے حق مہر سے خرید کر دی تھی دراصل میرا مہر ۳۲ روپے تھا یہ دونوں چیزیں میرے پاس موجود ہیں جن کی مجموعی قیمت اس وقت قریباً ۲۰۰/- روپے بنتی ہے میں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے ورثاء انشاء اللہ تعالیٰ

ادائیگی کے پابند ہوں گے اور میرا گزارہ بصورت نقدی دیہاتی خاوند اور بچوں کے ذمہ ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی اس وقت تو میرا ذریعہ آمد کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ نشان انگوٹھا رسول بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز باجوہ سیکرٹری یونین کونسل رتہ کھوکھر اڈالی پسر موصیہ۔ گواہ شد محمود احمد باجوہ معلم حلقہ چونڈہ سیالکوٹ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۷۲۴۴ میں سکینہ بی بی زوجہ مولوی مصلح الدین صاحب

مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پسرور کوٹ ڈاک خانہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے خاوند سے بصورت زیورات وصول شدہ ہے میں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری آمدنی اس وقت کوئی نہیں ہے اگر کوئی آمدنی کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو تا زیست اس کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی الامتہ نشان انگوٹھا سکینہ بی بی بیوہ مولوی مصلح الدین مرحوم بمقام پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محی الدین نصیب احمد راجیکی پسر موصیہ پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ۔

کشمیر کا تنازعہ کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق طے ہونا چاہیئے

مسٹر چو این لائی اور ایوب کا مشترکہ اعلان

لاہور ۲۳ فروری۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور پاکستان کے صدر محمد ایوب خان نے اپنے مشترکہ اعلان میں یہ توقع ظاہر کی ہے کہ کشمیر کا تنازعہ کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق طے کیا جائے گا اعلان میں کہا گیا ہے کہ چین اور بھارت کے سرحدی تنازعہ اور کشمیر کے متعلق پاکستان اور بھارت کے تنازعہ کے وجود سے انکار اور دوسروں پر اپنی مرضی ٹھونسنے کے جنگجویانہ انداز سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ وسیع پیمانہ پر جنگی تیاریوں سے بین الاقوامی اختلافات حل نہیں ہو سکتے۔ ان سے کشیدگی بڑھتی ہے اور عوام زیر بار ہوتے ہیں۔

مشترکہ اعلان میں دوسری افریشیائی کانفرنس بلانے کی حمایت اور نوآبادیاتی نظام کی مذمت کی گئی ہے۔ اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ جب تک عوامی جمہوریہ چین کو اس کا جائز مقام نہیں مل جاتا۔ اقوام متحدہ کا ادارہ ساری انسانیت کا پوری طرح نمائندہ ادارہ نہیں بن سکے گا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر پاکستان نے چین کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔

مسٹر چو این لائی اور صدر محمد ایوب خان کا مشترکہ اعلان شام وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے جاری کیا اس کا متن حسب ذیل ہے:-

۱۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی دعوت پر پاکستان کے سرکاری دورہ پر آئے۔ ان کے ساتھ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ چن بی مادام چن بی اور حکومت چین کے اعلیٰ افسر بھی تھے۔ اپنے اس دورہ میں وزیر اعظم چو این لائی اور ان کی پارٹی کا ہر کہیں گرمجوشی سے استقبال کیا۔

۲۔ وزیر اعظم چین نے صدر پاکستان سے دوستانہ تبادلہ خیال کیا انہوں نے بین الاقوامی صورت حال عام ترک اسلحہ اور ایٹمی ہتھیاروں کی مکمل ممانعت اعد بنایا کے مسئلہ پر بات چیت کی انہوں نے اس منطقہ کے حالیہ واقعات کا جائزہ لیا۔ چنانچہ دونوں ملکوں کی مشترکہ دلچسپی کے مسائل پر ان کے درمیان مکمل مفاہمت ہو گئی۔

۳۔ صدر اور وزیر اعظم نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ ۱۹۵۶ء میں وزیر اعظم چین کے دورۂ پاکستان بالخصوص مارچ ۱۹۶۳ء میں پاکستان اور چین میں سرحدی معاہدہ پر دستخط ہو جانے کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات اور مضبوط ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اتفاق کیا کہ بنڈونگ میں طے شدہ امن کے دس اصولوں کی حدود میں رہتے ہوئے ان کے درمیان دوستانہ تعاون جاری رہنا چاہیئے۔

۴۔ صدر اور وزیر اعظم یہ نوٹ کرکے خوش ہوئے کہ قومی آزادی کی تحریک نے ایشیا اور افریقہ میں بڑی تیزی سے ترقی کی ہے اور گذشتہ چند برسوں میں کئی ملک حصول آزادی کے بعد آزادانہ نشوونما کی شاہراہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔ دونوں رہنماؤں نے نوآبادیاتی نظام وہ جس شکل میں بھی موجود ہے اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی کہ یہ نظام بہت جلد نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا

۵۔ صدر اور وزیر اعظم نے یاد دلایا ہے کہ ۱۹۵۵ء میں جو پہلی افریقی و ایشیائی کانفرنس بنڈونگ میں منعقد ہوئی۔ اس نے ایشیا اور افریقہ کی اقوام میں تعاون کی نئی راہیں کھول دیں۔ اور نوآبادیاتی نظام کے خلاف ان کی عظیم جدوجہد میں قومی آزادی کی طاقتوں کو مستحکم کرنے میں مدد دی اس تاریخی کانفرنس کے بعد ایشیا اور افریقہ میں تیس نئی اقوام منظر عام پر آئیں۔ اب وقت کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ ایشیائی اور افریقی ملکوں کی دوسری کانفرنس بلائی جائے۔ جارحیت کے انسداد، امن عالم کی جدوجہد اور افریقی و ایشیائی ملکوں میں دوستانہ تعلقات کے فروغ کے لئے یہ کانفرنس بہت مفید ثابت ہوگی۔

۶۔ صدر اور وزیر اعظم نے اس امر پر اطمینان ظاہر کیا کہ ایشیا اور افریقہ کے کئی نو آزاد ملک اقوام متحدہ کے رکن بنائے گئے تاہم انہوں نے یہ یقین ظاہر کیا کہ جب تک عوامی جمہوریہ چین کو اقوام متحدہ میں اس کا جائز مقام نہیں مل جاتا۔ اقوام متحدہ کی ساری انسانیت کی حقیقی نمائندہ تنظیم قرار نہیں دیا جا سکے گا۔ دونوں رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ اب جبکہ اقوام متحدہ کے مختلف اداروں اور اس کی مصنوعی ایجنسیوں میں افریقی و ایشیائی ملکوں کو پہلے سے زیادہ اور موثر نمائندگی ملنی چاہیئے۔

۷۔ صدر اور وزیر اعظم نے اتفاق کیا کہ بھارت اور چین کا سرحدی تنازعہ پر امن طور پر گفت و شنید کے ذریعہ حل ہونا چاہیئے۔ انہوں نے یہ توقع بھی ظاہر کی کہ کشمیر کا تنازعہ کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق طے کیا جائے گا۔ جیسا کہ پاکستان اور بھارت یقین دلا چکے ہیں۔ ایسے تنازعات کے وجود سے انکار اور دوسروں پر اپنی مرضی ٹھونسنے کا بڑی قوموں کا سا جنگجویانہ انداز اختیار کرنا بے کار ہے۔ وسیع پیمانہ جنگی تیاریوں سے بین الاقوامی اختلافات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس سے نئی کشیدگیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور عوام مزید زیر بار ہو کر رہ جاتے ہیں لہٰذا عالمی امن اور ایشیائی اقوام فلاح و بہبود ان تنازعات کے فوری حل کا تقاضا کرتی ہے

۸۔ وزیر اعظم چو این لائی نے اپنی اور صدر چین لیو شاؤ چی کی طرف سے صدر ایوب کو چین آنے کی دعوت دی اور صدر نے یہ دعوت بخوشی منظور کر لی۔

برکات بلاک کے اجتماع سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا اختتامی خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ یہ اجتماع جو امسال ربوہ میں بلاک وار منعقد ہونے والے اجتماعات میں سے پہلا اجتماع تھا۔ دو روز تک جاری رہا اس میں پانچ زعامتوں کے خدام نے ورزشی کھیلوں کے علاوہ دینی معلومات کے امتحان اور علمی مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس مورخہ ۱۲ فروری کو چار بجے سہ پہر جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد پہلے سکرٹری اجتماع مکرم داؤد حنیف صاحب نے اجتماع کے انعقاد سے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی ازاں بعد برکات بلاک کے پانچوں حلقوں کے زعماء صاحبان نے اپنے اپنے حلقہ کی سہ ماہی رپورٹ پڑھی بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے کھیلوں اور علمی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر خدام کو ایک پُراثر اختتامی خطاب سے نوازا۔

خطاب کے آغاز میں آپ نے پہلے تو اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ نہ صرف ربوہ میں بلکہ ربوہ سے باہر بھی ہر جگہ احمدی نوجوانوں میں ایک نئی زندگی اور نئی روح کام کرتی نظر آ رہی ہے وہ بفضلہ تعالیٰ خدمت دین کی نئی امنگوں اور نئی امیدوں سے مالا مال ہیں اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں آپ نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد خدام کو نصیحت فرمائی کہ ان میں سے ہر خادم کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ دنیا میں توحید کے قیام اور غلبۂ اسلام کا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے اور اسے اپنی اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا ہوگا آپ نے فرمایا اگر انفرادی حیثیت میں اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی کا حقیقی احساس کسی انسان میں پیدا ہو جائے تو اس میں اعمال صالحہ اور اپنے فرائض کی بجا آوری کی ایسی بے اندازہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ ایٹم بم میں بھی ایسی طاقت پنہاں نہیں ہو سکتی۔ آپ نے فرمایا ایک انسان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذاتی اور انفرادی ذمہ داریوں کے احساس سے عاری ہو کر اپنے آپ کو محض ایک آلہ (یعنی آلۂ کار) سمجھنے لگے اور یہ خیال اس کے دل میں جاگزیں ہو جائے کہ ذاتی طور پر کچھ کر کے دکھانا اس کی ذمہ داری نہیں ہے معاشرہ یا قوم دباؤ ڈالے گی اس سے کام لے تو وہ کام کرے گا ورنہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے گا یہ خیال اب اذہان ٹرتے ٹرتے ذاتی اور انفرادی ذمہ داری کے احساس کو کمزور کرکے انسان کو بے عمل اور بے مصرف اور ناکارہ بنا دیتا ہے آخر میں آپ نے خدام کو نصیحت کی کہ تم نے اپنے بزرگ آباء کے ذریعہ توحید کا علم بلند رکھنے کا جو عہد کیا تھا وہ ایک مقدس امانت ہے اسے ایک ذاتی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس عہد اور اس امانت کو نبھاتے چلے جاؤ۔

آخر میں آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت اجتماع اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔